SIMORGH
WOMEN'S RESOURCE AND PUBLICATION CENTRE

NL

# NEWSLETTER

October, 2025

(اکتوبر 2025) لاہور

پیشکش: سمیرغ ویمنز ریسورس اینڈ پبلکیشن سنٹر لاہور۔

یہ ہمارا کمیونٹی شمارہ ہے جس میں ہم اپنی کمیونٹی کے مسائل پر بات کریں گے جیسے غربت، بے روزگاری، تعلیم کی کمی، صحت کی ناقص سہولتیں، سماجی مسائل، سڑکوں کی خستہ حالت اور صاف پانی کی کمی وغیرہ۔ یہ شمارہ سیمرغ پراجیکٹ " کناروں سے مرکز تک" کے تحت بنایا گیا ہے۔

**آپ کے علاقے میں کس قسم کے اسٹریٹ کرائمز زیادہ عام ہیں؟**

لاہور میں اسٹریٹ کرائم (Street Crime) مختلف شکلوں میں پایا جاتا ہے، جن میں سے کچھ عام جرائم درج ذیل ہیں:

**موبائل اور پرس چھیننا۔** سڑکوں، بازاروں اور رش والی جگہوں پر موبائل فون اور نقدی چھیننا سب سے عام جرم ہے۔ کئی کیسز میں موٹر سائیکل سوار اچانک آ کر موبائل چھین کر فرار ہو جاتے ہیں۔

**ڈکیتی اور اسلحہ کے زور پر لوٹ مار۔** جرائم پیشہ افراد اسلحہ کے زور پر لوگوں سے نقدی، موبائل اور قیمتی اشیاء چھین لیتے ہیں۔ بعض اوقات مزاحمت کرنے پر زخمی یا جانی نقصان بھی ہو جاتا ہے۔

**موٹر سائیکل اور گاڑی چوری۔** لاہور میں موٹر سائیکل چوری یا چھیننا بہت عام ہے۔ رپورٹ کے مطابق ہزاروں کیسز صرف گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں کے چوری ہونے کے سامنے آ چکے ہیں۔

**گھروں میں چوری۔** بعض علاقوں میں خالی گھروں یا رات کے وقت گھروں میں چوری کے واقعات بھی رپورٹ ہوتے ہیں۔

**جیب تراشی۔** بس اسٹینڈز، مارکیٹس اور رش والی جگہوں پر جیب کاٹنے کے واقعات عام ہیں۔

**اعداد و شمار کے مطابق:** لاہور میں روزانہ 100 سے زائد ڈکیتی اور چوری کے کیسز رپورٹ ہونے کی اطلاعات ملی ہیں۔ بعض دنوں میں 300 سے زیادہ اسٹریٹ کرائم کے واقعات بھی رپورٹ ہوئے۔

**ان کرائمز میں زیادہ تر کس عمر کے لوگ شامل ہوتے ہیں؟**

تحقیقات اور مشاہدات کے مطابق اسٹریٹ کرائمز میں زیادہ تر نوجوان عمر کے لوگ شامل ہوتے ہیں۔ ایک تحقیق کے مطابق زیادہ تر جرائم میں ملوث افراد کی عمر 15 سے 29 سال کے درمیان ہوتی ہے۔

سب سے زیادہ تعداد 19 سے 22 سال کے نوجوانوں کی پائی گئی ہے۔ اس کے بعد 18–15 سال کے نوجوان بھی نمایاں تعداد میں شامل ہوتے ہیں۔ کم تعداد میں 29–23 سال کے افراد بھی شامل ہوتے ہیں حالیہ معاشی حالات کی وجہ سے بہت سے ایسے نوجوان بھی پکڑے گئے ہیں جن کا کوئی سابقہ کرمنل ریکارڈ نہیں تھا، لیکن بے روزگاری نے انہیں اس طرف دھکیل دیا۔ اسٹریٹ کرائم میں زیادہ تر نوعمر لڑکے اور نوجوان شامل ہیں جو موٹر سائیکل چلانے میں مہارت رکھتے ہیں تاکہ واردات کے بعد تیزی سے فرار ہو سکیں۔

www.simorgh.org.pk

Editors: Maheen, Khizra, Eman, Rabia, Sidra, Mehrunisa

**آپ کے خیال میں کون سے عوامل اسٹریٹ کرائمز میں سب سے زیادہ کردار ادا کرتے ہیں؟ (مثلاً، ناقص روشنی، بے روزگاری، تحفظ دینے والے ادارے)**

**بے روزگاری اور معاشی دباؤ۔** جب نوجوانوں کو روزگار کے مواقع نہیں ملتے تو وہ مالی مشکلات کا شکار ہو کر غلط راستوں کی طرف جاتے ہیں۔ یہ اسٹریٹ کرائمز کی بڑی وجہ بنتی ہے۔

**ناقص روشنی اور سیکیورٹی کا فقدان۔** اندھیری سڑکیں، سنسان علاقے، مناسب اسٹریٹ لائٹس کا نہ ہونا جرائم پیشہ افراد کو موقع فراہم کرتا ہے

**قانون نافذ کرنے والے اداروں کی کمزور نگرانی۔** اگر پولیس گشت وزٹ کم کرے یا قانون پر عملدرآمد موثر نہ ہو تو جرائم میں اضافہ ہوتا ہے کیونکہ مجرموں کو پکڑے جانے کا خوف نہیں ہوتا ہے۔

**تعلیم اور آگاہی کی کمی۔** تعلیم کی کمی اور درست رہنمائی نہ ہونے کی وجہ سے کچھ لوگ جرائم کے نتائج سے لاعلم رہتے ہیں اور آسانی سے اس میں ملوث ہو جاتے ہیں۔

**منشیات کا استعمال۔** نشے کی لت بھی اسٹریٹ کرائمز میں اضافہ کرتی ہے کیونکہ نشے کے عادی افراد اپنی ضرورت پوری کرنے کے لیے تنگ گلیوں میں چھپ کر بیٹھ جاتے ہیں اور وہاں سے گزرنے والے افراد اُن کے جرائم کا شکار ہوتے ہیں۔ یہ تمام عوامل مل کر اسٹریٹ کرائمز کو بڑھاتے ہیں، اس لیے ضروری ہے کہ حکومت، ادارے اور کمیونٹی مل کر ان مسائل کو حل کریں تا کہ ایک محفوظ معاشرہ قائم کیا جا سکے۔

**آپ اپنے علاقے کی سڑکوں پر دن / رات اکیلے چلتے ہوئے کتنا محفوظ محسوس کرتے ہیں؟ یا کس طرح کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟**

لاہور جیسے شہروں میں دن کے وقت سڑکوں پر اکیلے چلتے ہوئے نسبتاً زیادہ محفوظ محسوس ہوتا ہے کیونکہ لوگوں کی آمد و رفت اور سرگرمیاں زیادہ ہوتی ہیں۔ رات کے وقت خاص طور پر سنسان یا کم روشنی والے علاقوں میں عدم تحفظ کا احساس بڑھ جاتا ہے۔ اس دوران موبائل یا پرس چھیننے کا خوف، ہراسانی، اور مشکوک افراد کی موجودگی جیسی مشکلات پیش آ سکتی ہیں۔ اسی لیے لوگ عموماً رات کے وقت محتاط رہتے ہیں۔

**دن کا وقت (نسبتاً محفوظ)۔** دن میں رش اور لوگوں کی موجودگی کی وجہ سے زیادہ تر لوگ محفوظ محسوس کرتے ہیں۔

دن کے وقت گنجان علاقوں اور مارکیٹوں میں جیب تراشی اور موٹر سائیکل سواروں کی جانب سے موبائل چھیننے کا خطرہ رہتا ہے۔

**رات کا وقت (خطرناک)**۔رات کے وقت خصوصاً سنسان سڑکوں یا کم روشنی والے علاقوں میں عدم تحفظ کا احساس بڑھ جاتا ہے۔رات کو گن پوائنٹ پر لوٹ مار کے واقعات زیادہ ہوتے ہیں۔اسٹریٹ لائٹس نہ ہونے کی وجہ سے مشکوک افراد کی شناخت مشکل ہوتی ہے پولیس کی روڈز اور اندرونی گلیوں میں گشت نہ ہونے سے مجرم بے خوف ہوتے ہیں۔

**مقامی حکام اسٹریٹ کرائمز کو کم کرنے کے لیے اقدامات کرتے ہیں؟** لاہور میں اسٹریٹ کرائمز کو کم کرنے کے لیے مقامی حکام اور پولیس مختلف جدید اور عملی اقدامات کر رہی ہے۔

**1۔سیف سٹی اور CCTV کیمروں کا نظام۔** Punjab Safe Cities Authority کے تحت شہر بھر میں ہزاروں کیمرے نصب کیے گئے ہیں۔ان کیمروں اور AI ٹیکنالوجی کی مدد سے جرائم کی نگرانی اور مجرموں کی شناخت آسان ہوگئی ہے جس سے جرائم میں نمایاں کمی آئی ہے۔

**2۔اسمارٹ پولیسنگ اور جدید ٹیکنالوجی۔** پولیس اب ڈیٹا اینالیسس اور AI سسٹمز استعمال کر رہی ہے جو جرائم کے ممکنہ علاقوں (hotspots) کی نشاندہی کرتے ہیں۔اس سے پولیس پہلے سے تیاری کر کے جرائم کو روکنے کی کوشش کرتی ہے۔

**3۔پولیس گشت اور فوری رسپانس سسٹم۔** شہر میں ڈولفن فورس، پولیس پیٹرولنگ اور ریسکیو ٹیمیں مسلسل گشت کرتی ہیں۔ایمرجنسی کالز پر فوری کارروائی کے لیے کنٹرول اینڈ کمانڈ سینٹر قائم کیا گیا ہے جو پولیس کو فوری رسپانس میں مدد دیتا ہے۔

**4۔ہاٹ سپاٹس پر خصوصی توجہ۔** ایسے علاقوں کی نشاندہی کی جاتی ہے جہاں جرائم زیادہ ہوتے ہیں، وہاں زیادہ پولیس نفری تعینات کی جاتی ہے۔بازاروں اور رش والی جگہوں پر خصوصی سیکیورٹی پلان بھی بنایا جاتا ہے۔

Street Crime

**5۔ مجرموں کے خلاف کارروائیاں** پولیس منظّم گروہوں اور عادی مجرموں کے خلاف خصوصی آپریشنز کرتی ہے۔

ان تمام اقدامات (ٹیکنالوجی، پولیس گشت، سخت قانون نافذ کرنا اور نگرانی) کی وجہ سے لاہور میں اسٹریٹ کرائمز میں کافی حد تک کمی دیکھی گئی ہے، لیکن مکمل کنٹرول کے لیے عوامی تعاون بھی بہت ضروری ہے۔

**جرائم کو روکنے کے لیے پولیس یا مقامی حکام کو رپورٹ کرنا کتنا موثر ہوتا ہے؟**

جرائم کو روکنے کے لیے پولیس یا مقامی حکام کو رپورٹ کرنا عام طور پر موثر قدم ثابت ہوتا ہے، کیونکہ اس سے اداروں کو بروقت معلومات ملتی ہیں اور وہ فوری کارروائی کر سکتے ہیں۔ جب کوئی واقعہ رپورٹ ہوتا ہے تو پولیس نہ صرف مجرموں کی تلاش شروع کرتی ہے بلکہ متاثرہ علاقے میں گشت بڑھا دیتی ہے اور سیکیورٹی سخت کر دیتی ہے، جس سے آئندہ جرائم کے امکانات کم ہو جاتے ہیں۔ تاہم اس بات پر بھی منحصر ہے کہ پولیس کا ردعمل کتنا تیز، شفاف اور سنجیدہ ہے، اور عوام کس حد تک تعاون کرتے ہیں۔ اگر لوگ خوف یا بدنامی کی وجہ سے رپورٹ نہ کریں تو کئی جرائم ریکارڈ ہی نہیں ہوتے، جس سے مسئلہ بڑھتا ہے۔ اسی لیے ضروری ہے کہ ایک ایسا ماحول بنایا جائے جہاں لوگ بلاخوف رپورٹ کریں اور ادارے بھی فوری اور مؤثر کارروائی کریں، تب ہی جرائم میں حقیقی کمی لائی جا سکتی ہے۔

**اہم اقدامات۔ ڈولفن فورس کا گشت:** موٹر سائیکل پر سوار یہ فورس خاص طور پر تنگ گلیوں اور رش والے علاقوں میں پیٹرولنگ کرتی ہے تاکہ اسنیچرز کا پیچھا کیا جا سکے۔ **سیف سٹی کیمرے:** شہر کی بڑی سڑکوں پر نصب ہزاروں کیمروں کے ذریعے مشکوک افراد کی مانیٹرنگ کی جاتی ہے اور واردات کے بعد ملزمان کے فرار کا راستہ ٹریس کیا جاتا ہے۔ **ہاٹ اسپاٹ گشت:** پولیس ڈیٹا کی مدد سے ان علاقوں میں نفری بڑھائی جاتی ہے جہاں جرائم کی شرح زیادہ ہوتی ہے (جیسے کہ کینال روڈ یا بڑے بازار)۔ **ای-گیجٹ ایپ۔** چھینے گئے موبائل فونز کا ڈیٹا اس ایپ پر اپ لوڈ کیا جاتا ہے تاکہ دکاندار چوری ہوا فون نہ خرید سکیں اور موبائل چوری کی حوصلہ شکنی ہو۔

**شہری اسٹریٹ کرائمز کی روک تھام کے لیے کس طرح کردار ادا کر سکتے ہیں؟**

**1 بروقت اطلاع دینا۔** کسی بھی مشکوک سرگرمی / جرم کو فوراً پولیس یا متعلقہ حکام کو رپورٹ کریں۔ ہیلپ لائنز اور ایمرجنسی نمبرز کا استعمال کریں۔ **2۔ محتاط رویہ اختیار کرنا۔** سنسان یا اندھیری جگہوں سے گریز کریں اور رات کے وقت اکیلے سفر سے بچیں۔ قیمتی اشیاء (موبائل، زیورات) کو کھلے عام ظاہر نہ کریں۔ **3۔ کمیونٹی تعاون۔:** محلے کی سطح پر ایک دوسرے کا خیال رکھیں اور مشکوک افراد پر نظر رکھیں۔ **4۔ سیکیورٹی اقدامات۔** گھروں اور دکانوں پر CCTV کیمرے اور مناسب لائٹس لگائیں۔ دروازوں اور تالوں کو مضبوط رکھیں۔ **6۔ پولیس کے ساتھ تعاون۔** پولیس کے ساتھ معلومات شیئر کریں اور تحقیقات میں مدد کریں۔ گواہی دینے سے نہ گھبرائیں تاکہ مجرموں کو سزا مل سکے۔ اگر شہری ذمہ داری کا مظاہرہ کریں اور حکام کے ساتھ تعاون کریں تو اسٹریٹ کرائمز میں نمایاں کمی لائی جا سکتی ہے اور ایک محفوظ معاشرہ تشکیل دیا جا سکتا ہے۔